اعلامیہ

(۱۰ر نومبر کو امیرِ جماعت نے اجتماعِ عام میں پیش کیا)

پاکستان برِصغیر میں بسنے والے مسلمانوں کی اَنتھک جدّوجہد اور بیش بہا قربانیوں کے نتیجے میں شریعت کی بالادستی اور مکمل اسلامی نظامِ زندگی کے قیام کی خاطر وجُود میں آیا تھا۔ قرار دادِ مقاصد اور دستورِ پاکستان کے مطابق بھی اسے ایک ایسی حقیقی اسلامی، جمہوری اور فلاحی ریاست بنانا لازم ہے جہاں عدل و انصاف پر مبنی ایک پاکیزہ معاشرہ وجُود میں آئے، جہاں زندگی کے ہر گوشے میں اسلامی اصولوں کی عملداری قائم ہو اور جہاں مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن و سُنّت کی تعلیمات اور اُن کے تقاضوں کے مطابق بسر کر سکیں اور عوام کو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے دیے ہُوئے تمام انفرادی اور اجتماعی حقوق حاصل ہوں۔

لیکن قیامِ پاکستان کے بعد ہم اپنے اصل مشن سے غافل ہو گئے۔ اسلامی نظامِ زندگی کی بجائے گمراہ قوموں کی نقالی کی راہ اختیار کی جس کے نتیجے میں ظلم، زیادتی اور ناانصافی کی گرفت سخت سے سخت تر ہوتی چلی گئی۔ آمریت مختلف شکلوں اور لبادوں میں مُلک پر مسلّط ہو گئی اور بالآخر اسی کوتاہی اور اصل مقصد سے انحراف کے باعث ہمارا مشرقی بازو ہم سے جُدا ہو گیا۔ اس عظیم حادثے اور قومی المیے کے بعد بھی قوم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہمارا عزیز وطن شدید سیاسی، معاشی اور اخلاقی بحران کا شکار ہے۔ ہر طرف بدعنوانی اور ظلم کا دَور دَورہ ہے۔ ہر جانب افراتفری اور بدامنی ہے۔ باہمی محبّت اور بھائی چارے کی جگہ دشمنی، تعصب، عناد، عداوت اور خُون ریزی نے لے لی ہے۔ معاشی لُوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ عام شہری اپنے گھروں کے اندر بھی محفوظ نہیں۔ انہیں کُھلے عام انتہائی سنگدلی کے ساتھ اغوا کر لیا جاتا ہے اور پھر رہائی کے لیے ان کے بے بس لواحقین سے بھاری رقوم بطور تاوان وصول کی جاتی ہیں اور سرکاری مشینری یا بے بس تماشائی بن گئی ہے یا اس ظلم میں شریک اور معاون ہے۔

گزشتہ انتخابات کے بعد مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت کے قیام کے بعد حالات سُدھرنے کے بجائے بڑی تیز رفتاری کے ساتھ بگڑتے جا رہے ہیں حکومت اپنا تمام تر زور دستور، قانون اور جمہوری روایات کو یکسر نظر انداز کر کے ساری سیاسی قوت اپنے ہاتھوں میں مرتکز کرنے اور پنجاب اور بلوچستان کی صوبائی حکومتوں کے خلاف محاذ آرائی پر صرف کر رہی ہے۔ ناپسندیدہ، نااہل اور مشکوک کردار کے حامل افراد کو نہایت حسّاس عُہدوں پر تعینات کیا جا رہا ہے جس کے نتیجے میں پاکستان کی سالمیت کے نقطۂ نظر سے اہم دستاویزات بھی غیر طاقتوں کے ہاتھوں تک پہنچنے لگی ہیں۔ ملک کے وسائل اور خزانے کو پارٹی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، مُلک کی سالمیت

کے خلاف منظم سازشیں ہو رہی ہیں۔ حکومت قومی پرچم کے تحفظ تک میں ناکام ثابت ہو چکی ہے۔ اس صورتِ حال پر ملک کا ہر شہری مضطرب اور پریشان ہے۔

موجودہ خطرات، بحران اور انتشار سے نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہم اصل مقصد کے حصول میں مخلص اور سرگرم عمل ہو جائیں۔ جماعتِ اسلامی پاکستان اسی مقصد کیلئے گزشتہ بیالیس سال سے جدوجہد کر رہی ہے ہم وہی پیغام دے رہے ہیں جو پاکستان کے ہر شہری کے اپنے دل کی آواز ہے یعنی یہ کہ پاکستان میں اسلامی شریعت نافذ ہو، زندگی کے ہر شعبے میں اسلامی اصول جاری ہوں تاکہ دینِ حق اپنی مکمل شکل میں قائم ہو۔ اب تو شخص پر یہ حقیقت عیاں ہو گئی ہے کہ پاکستان کے استحکام کا انحصار اس مملکت میں اسلام کے حیات بخش نظام کو عملاً نافذ کرنے میں مضمر ہے اور ہمارے مستقبل اور ہماری بقا کا انحصار اسلامی احکام اور اصولوں کو زندگی کے ہر شعبے میں بروئے کار لانے پر موقوف ہے۔

ماضی میں قائم ہونے والی حکومتیں اسلام کا نام تو بہت لیتی تھیں لیکن ان کے اعمال اور اقدامات اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتے تھے محض اسلام کا نام لینے سے ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ مسائل کا حل مخلصانہ روش اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی غیر مشروط اطاعت میں پنہاں ہے لیکن موجودہ حکومت پُوری ڈھٹائی کے ساتھ اسلامی احکامات کی کھلی خلاف ورزی کے جرم کی مرتکب ہو رہی ہے۔ ریڈیو، ٹی وی اور ابلاغِ عامہ کے ذرائع کو فحاشی پھیلانے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ نوجوان نسل کو گمراہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے منکرات کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور شرافت کو پسپا ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

اس نازک مرحلے پر جماعتِ اسلامی پاکستان کا یہ اجتماعِ عام اسلامی نظام کے قیام کی منظم جدوجہد کرنے میں پُوری قوم سے تعاون کی اپیل کرتا ہے اور انہیں متوجہ کرتا ہے کہ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم بلاتاخیر قومی زندگی میں بگاڑ کے حقیقی اسباب کو پہچانیں اور اسلام کی رہنمائی میں پُوری زندگی کو از سرِ نو مرتب اور منظم کرنے کی کوششوں کا آغاز کریں۔ یہ اجتماع پاکستان میں بسنے والے تمام مسلمانوں سے پُر زور اپیل کرتا ہے کہ درج ذیل مقاصد کے حصول کے لیے ہمہ پہلو جہاد شروع کیا جائے اور مطالبات کے منوانے تک چین سے نہ بیٹھا جائے۔

① مملکتِ خداداد پاکستان کی تعمیر اسلام اور خالص اسلام پر کی جائے جو ایک مکمل نظامِ زندگی ہے۔ شریعتِ اسلامی (قرآن و سنّت) کو پاکستان کے بنیادی اور بالاتر قانون کے طور پر بلاتاخیر نافذ کیا جائے اور ہر وہ قانون، ضابطہ اور حکم کالعدم قرار دیا جائے جو شریعتِ اسلامیہ کے منافی یا اس سے متصادم ہو۔

② عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ کے قیام کے لیے عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کیا جائے تاکہ انتظامیہ عدلیہ کے معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہ کر سکے۔ عدالتوں کو انصاف مہیا کرنے کے اعلیٰ اصولوں کا پابند کیا جائے نیز عدلیہ کے مناصب کے لیے تقرریاں خالصتاً اہلیت اور نظریۂ پاکستان سے وفاداری کی بنیاد پر ہوں۔

③ پاکستان کے تمام شہریوں کو اسلام کے دیے ہوئے بنیادی حقوق کی مکمل ضمانت دی جائے اور ملک کے کسی شہری کو صفائی کا موقع دیے بغیر اپنے کسی حق سے محروم نہ کیا جائے اور اگر کسی کے ساتھ ماضی میں کوئی زیادتی ہو چکی ہے تو اس کی فی الفور تلافی کی جائے۔

④ پاکستان سے معاشی استحصال کا کُلّی خاتمہ کیا جائے اور ملک کے معاشی نظام کو اجتماعی انصاف کے اسلامی اصولوں پر قائم کیا جائے۔ ظالمانہ اور استحصالی طریقوں کو ختم کرنے کے لیے سُود، سٹے، جُوئے اور لاٹری پر پابندی عائد کی جائے تاکہ دولت کے چند ہاتھوں میں جمع ہونے کی بجائے اس کی منصفانہ تقسیم عمل میں آ سکے۔

⑤ ملکی معیشت کا غیر ملکی امداد اور قرضوں پر انحصار ختم کیا جائے اور حکومت اپنے غیر پیداواری اور مسرفانہ اخراجات میں کمی کرے۔

⑥ حکومت اس معاشی حکمتِ عملی پر عمل کرے جس کے نتیجے میں ملک کے ہر باشندے کو بنیادی ضروریاتِ زندگی غذا، لباس، مکان، تعلیم، علاج، روزگار اور انصاف کی فراہمی کی ضمانت حاصل ہو۔

⑦ ملک کے نظامِ تعلیم اور نصاب کو اسلامی نظریۂ حیات کے مطابق بنایا جائے اور پُورے ملک میں یکساں نظامِ تعلیم رائج کیا جائے تاکہ

ملک امیر اور غریب اور مراعات یافتہ اور محروم طبقات میں نہ بٹے اور نئی نسل کے ہر فرد کو تعلیم، روزگار اور باوقار زندگی کے مواقع حاصل ہو سکیں۔

(۸) ذرائع ابلاغ کے اداروں کو نظریۂ پاکستان کے مخالف عناصر سے پاک کیا جائے۔ ان کے پروگراموں کو مثبت طور پر ہر شعبۂ زندگی میں اسلامی تصورات کے فروغ کا ذریعہ بنایا جائے۔ ریڈیو اور ٹی وی سے فحش اور مخرب اخلاق پروگرام فوراً بند کیے جائیں اور ان ذرائع کو حکمران پارٹی کا آرگن نہ بننے دیا جائے۔

(۹) ملک کے ہر حصے میں اور خصوصیت سے سندھ میں امن و امان کے قیام کو اولین اہمیت دی جائے۔ تمام تخریبی عناصر کی مکمل اور بلا رو رعایت سرکوبی کی جائے اور قیام امن کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والے بااثر افراد پر سخت گرفت کی جائے۔

(۱۰) قتل، زنا، چوری، ڈکیتی، شراب اور دیگر منشیات، اغوا، اشاعتِ فاحشہ اور دوسرے جرائم کے سدباب کی موثر تدابیر کے ساتھ ان کی شرعی سزائیں بھی نافذ کی جائیں جو بلا امتیاز عہدہ ہر شہری پر نافذ العمل ہوں۔

(۱۱) ملازمتیں دستور اور قانون میں طے شدہ اداروں کے ذریعے قابلیت اور اہلیت کی بنا پر دی جائیں۔ پلیسمنٹ بیورو، سیکشن بورڈ اور دوسرے غیر منصفانہ طریقوں سے دی جانے والی ملازمتیں منسوخ کی جائیں۔

(۱۲) مزدوروں، طلبہ اور دیگر پیشہ ورانہ تنظیموں کے حقوق بحال کیے جائیں۔ جہاں بھی ظالمانہ قوانین کا سہارا لے کر چھانٹی عمل میں آئی ہے ان سب کو اپنی ملازمت پر فوری طور پر بحال کیا جائے۔

(۱۳) تعلیمی اداروں کو اسلحہ، منشیات اور غنڈہ گردی سے نجات دلائی جائے اور پاک، صاف ستھرا اور پُرامن تعلیمی ماحول بحال کیا جائے۔ طلبہ کو اپنی منتخب انجمنوں کے ذریعے اپنے معاملات قانون کی حدود میں چلانے کی آزادی دی جائے۔

(۱۴) خواتین کو ہر قسم کے ظلم، زیادتی اور ناانصافی سے نجات دلائی جائے اور انہیں اسلام کے عطا کردہ تمام شخصی، معاشرتی، معاشی اور اجتماعی حقوق دیے جائیں۔ خواتین کے لیے علیحدہ یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔

(۱۵) ایٹمی توانائی کے فروغ میں کوئی بیرونی دباؤ قبول نہ کیا جائے۔

(۱۶) بھارت کے ساتھ موجودہ معذرت خواہانہ پالیسی ترک کی جائے۔ پڑوسی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات استوار کرنے کا مقصد بھارت کی بالادستی قبول کرنا نہیں ہو سکتا۔ پاکستانی دریاؤں پر بھارت میں یک طرفہ طور پر بند تعمیر کرنے، جموں اور کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے سے انکار کرنے، سیاچن پر ناجائز قبضہ جاری رکھنے، ہندوستان اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کا قتلِ عام کرنے اور مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو مندروں میں تبدیل کرنے کی سازش کرنے جیسے اقدامات کی موجودگی میں پاک بھارت تعلقات معمول پر نہیں آ سکتے۔

(۱۷) غیر ملکی قرضوں، امداد اور حمایت کے حصول کی خاطر موجودہ حکومت ایک مخصوص صیہونی اور امریکی لابی کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہے۔ یہ صورت حال پاکستان کی آزادی، خودمختاری اور قومی خودداری کے منافی ہے۔ موجودہ حکومت اپنے اس رویے کی فوری طور پر اصلاح کرے۔

(۱۸) افغانستان کی عبوری حکومت کو فوراً تسلیم کیا جائے اور ہر بیرونی دباؤ سے قطع نظر مجاہدین کی غیر مشروط حمایت مکمل فتح کے حصول تک جاری رکھی جائے۔

(۱۹) فلسطین کی آزادی کے لیے اٹھنے والی اسلامی تحریک کی حمایت اور پشت پناہی کی جائے۔ اسی طرح دنیا بھر میں مظلوم انسانیت کے حقوق کے لیے کی جانے والی جدوجہد کے ساتھ یکجہتی اور تعاون کا اعلان کیا جائے۔

(۲۰) مسلمان ممالک پر مشتمل دولتِ مشترکہ کے قیام کے لیے کوششیں کی جائیں۔

یہ اجتماع اپنے اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ ان مقاصد کے حصول کے لیے جماعت اسلامی کو پوری قوم، تمام دینی اور سیاسی جماعتوں اور موثر عناصر کا مکمل تعاون حاصل ہوگا تاکہ ہم جلد از جلد اپنے تمام موجودہ آلام و مصائب سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔ پاکستان میں ایسا نظام اور روایات قائم ہو جائیں کہ یہاں حکومت ہمیشہ قوم کے حقیقی اور معتمد علیہ نمائندوں کے ہاتھوں میں رہے اور کوئی شخص یا گروہ جمہوریت کے لبادے میں اپنی فسطائیت یا آمریت قوم پر جبراً مسلط نہ کر سکے۔ پاکستان حقیقی معنوں میں ایک مثالی اسلامی ریاست بن جائے۔ یہاں اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور ہمارے بیرونی و اندرونی دشمن ناکام و نامراد ہوں